عتبان محمد چوہان

غزل

نو واردانِ کوئے ستم گر بھی جان لیں
نکلے کبھی نہ آہ بھی یہ دل میں ٹھان لیں

سوچیں کبھی نہ سود و زیاں راہِ شوق میں
وہ جان بھی طلب کرے تو ہنس کے مان لیں

لطف وکرم سے ان کے ہی مَیں جاں بلب ہوا
کچھ اور التفات کریں، میری جان لیں

ایسا نہ ہو کہ آپ بھی جینے کے واسطے
لمحے اُدھار لیں تو کبھی سانس، دان لیں

کیوں واپسی میں دیر ہوئی نامہ بر کو آج
شاید وہ کشمکش میں ہوں اس بار مان لیں

یارب متاعِ درد وہ دنیا میں بانٹ کر
اہلِ سخا میں مرتبۂ عالی شان لیں

کہتے ہیں اب بھلے سے وہ عِتبان ہو نہ ہو
ہم انتہاءِ ناز کریں، ہم تو جان لیں